اَصۡحَابُ الۡیَمِین یعنی جنت میں خصوصی مقام پانے والوں کے اعمال وافعال اور انکا مقام ومرتبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَعَدَ أَصْحَابَ الْيَمِينِ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: **﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾**[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کا فرمان ہے: **«إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ. حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ؛ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ. فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ بِيَمِينِهِ»**[2]. قیامت کے دن اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ مؤمن بندے کو اپنے سے قریب کرے گا

---

(١) القلم: ٣٤.
(٢) متفق عليه.

پس اس پر اپنی خاص رحمت ڈالے گا اور اس کی پردہ پوشی کرے گا پھر اس سے پوچھ گچھ کرے گا کہ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ عرض کرے گا ہاں اے میرے رب ہاں (مجھے یاد ہے) یہاں تک کہ باری تعالیٰ جب اس سے تمام گُناہوں کا اقرار کرا لے گا اور وہ بندہ اپنے دل میں اپنی ہلاکت کا یقین کرلے گا تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے اِن گُناہوں کو چُھپایا تھا اور آج انکو تیرے لئے مُعاف کرتا ہوں پھر نیکیوں والا اس کا اعمال نامہ اسکے دائیں ہاتھ میں دیدیا جائے گا، پس وہ بندہ اپنا نامۂ اعمال پڑھے گا اور چونکہ ایمان واعمال کی برکت سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوگا اس لئے اس وقت وہ اپنے ایمان پر بے انتہا مسرور و مطمئن ہوگا اپنے نیک اعمال پر بہت خوش و خرم ہوگا اور اللہ تعالی کی طرف سے ملنے والے اجر و فضل پر شاداں وفرحاں ہوگا جن کا وہ منتظر ہوگا باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا فرمان ہے: (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ* فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا* وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا)[1] پس جس شخص کو اسکا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے بالکل آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے اہل وعیال کے پاس خوشی مناتا ہوا واپس

(۱) الانشقاق: ۷-۹.

ہو گا، اور وہ فرط مسرت میں ہر ملنے سے والے سے کہتا پھرے گا: (هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ)[1] لو میرا نامۂ اعمال پڑھو، یعنی میرا نامۂ اعمال لیکر اسے پڑھو اس میں وہ تمام اعمالِ صالحہ درج ہیں جو میں نے دنیا میں کئے تھے اسی طرح وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں محفوظ ہیں جو میں نے انجام دی تھیں، پس ایسا بندہ ان نعمتوں کو پاکر بڑا نیک بخت ہو گا جن نعمتوں کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے جنتیوں کی ایک خاص جماعت یعنی اَصْحَابُ الْیَمِین کے بارے میں اللہ ربُّ العزت کا ارشاد ہے: (وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ* فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ* وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ* وَظِلٍّ مَمْدُودٍ* وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ* وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ* لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ* وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ)[2] اور جو دائیں ہاتھ والے ہیں کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں اور بہتے ہوئے پانی میں اور ڈھیر سارے پھلوں میں جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی اور اونچے رکھے ہوئے فرشوں میں (عیش کریں گے)

---

(۱) الحاقة: ۱۹.
(۲) الواقعة: ۲۷- ۳٤.

اَصْحَابُ الْیَمِین میں شامل ہونے کی تمنا کرنے والو! جنتی درخت اور اس کے سائے کے سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (وَظِلٍّ مَمْدُودٍ)»[۱]. بلا شبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار سَو برس تک بھی چلتا رہے تب بھی اس کی مسافت طے نہ کر پائے گا اگر چاہو تو یہ ارشادِ الٰہی پڑھ لو (وَظِلٍّ مَمْدُودٍ)» اور پھیلا ہو طویل سایہ ہو گا ، اصحاب الیمین اور ان کے نیک متعلقین جب جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور انہیں رضائے الٰہی کی بشارت دیں گے جیسا کہ رب ارحم الراحمین جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے: (جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ * سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)[۲] (انہیں لوگوں کے واسطے) ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور ان کے باپ ماں اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہوں گے وہ بھی داخل

(۱) متفق علیه.
(۲) الرعد: ۲۳- ۲٤.

ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے آتے ہوں گے) اور یہ کہتے ہوں گے) تم صحت و سلامتی کے ساتھ رہو گے اس بنا پر کہ تم (دین حق پر مضبوطی سے قائم تھے سو تمھارا انجام بہت اچھا ہے، پس وہ لوگ بڑے عیش میں ہوں گے اللہ تعالیٰ نے انکے ٹھکانے کی عمدگی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: (فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ * فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ* قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ* كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ)[1]. غرض وہ پسندیدہ عیش یعنی بہشتِ بریں میں ہوں گے جسکے میوے جُھکے ہوں گے مزے کے ساتھ کھاؤ اور پیو ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گذشتہ ایام میں کئے ہیں، یا اللہ! یا کریم! ہمیں بھی اصحاب الیمین میں بنادے اور ان بندوں میں شامل کردے جو نعمتوں والی جنت سے سرفراز ہونے والے ہیں نیز ہم سبکو عبادت و اطاعت کی توفیق دیدے تیرا ہی فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) الحاقة: ٢٢- ٢٤.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، جَعَلَ الْإِيمَانَ وَالرَّحْمَةَ مِنْ سِمَاتِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی! میرے مؤمن بھائیو! جہاں تک اس بات کا سؤال ہے کہ ہم کس طرح اصحابُ الیمین میں شامل ہوسکتے ہیں؟ اور کس طرح جنت کا یہ اعلیٰ مقام حاصل کرسکتے ہیں؟ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ باری تعالیٰ نے اصحابُ الیمین کے کچھ اعمال وافعال کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:(– الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ* أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ)[1]–

جو لوگ ایمان لائے اور باہم صبر کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو رحمت وکرم کی فہمائش کی یہی لوگ داہنے والے اور کامیابی والے ہیں، یعنی جن لوگوں نے اپنے رب پر ایمان رکھا، اپنے خالق ومالک کی مکمل اطاعت کی، پس خوب کثرت سے نیکیاں کیں، اعمالِ صالحہ کا اہتمام کیا، برائیوں سے اجتناب کیا، صدقات وخیرات کا سلسلہ رکھا، ضرورت مندوں اور عزیز واقارب کی ضرورتوں کا خیال رکھا، ان کو

---

(١) البلد: ١٧– ١٨.

کھلایاپلایا، مصائب اور مشکلات پر صبر کیااسی طرح انکے قلوب تمام انسانوں کے تئیں رحم ومروت سے لبریز رہے،کیونکہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیمﷺکے اس فرمان پر ان کو اعتقادویقین تھا:«الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ»[1].خدائے ارحم الراحمین رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے: کرومہربانی تم اہل زمیں پر -- خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر ، الغرض چونکہ انہوں نے لوگوں کے ساتھ رحم وکرم کیااس کی برکت سے باری تعالیٰ کی رحمت وعنایت ان پر سایہ فگن ہوگئی اور رب کریم نے ان کیلئے جنت میں داخلے کا فیصلہ فرمادیا آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعاہے کہ اِلٰہ اَلعٰلمِین : ہم سب کواپنی اطاعت وعبادت کی صلہ رحمی کی اور لوگوں کے ساتھ احسان وکرم کی توفیق دیدے اور ہمیں اصحابُ الیمین میں شامل کردے ،وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا**

(١) أبو داود: ٤٩٤١، والترمذي: ١٩٢٤.

أَصْحَابُ الْيَمِين یعنی جنت میں خصوصی مقام پانے والوں کے اعمال وافعال اور انکا مقام ومرتبہ

وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاكْلَأْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.